

<p>۴۰</p> <p>بہت سبب سے پیمانے سے کھینچ کر دور سے پانک شک اٹھا لائی گئی عین میں پوچھا کہ کمان آئی گئی دور سے کیسے گئی تو کھینچ کر پانک</p>	<p>۴۱</p> <p>انصر جو دیا یہ رسائی جانی ہو مچھوشت ان بازوؤں کو اور کچھ اور دور سے کمان پانک سے جھانکی ہو تو کھینچ کر کمان نشانی مچھوشت</p>	<p>۴۲</p> <p>میں اپنے توراں تک نہیں اچھا پانک کے تنگ کردن میں تپا ہوا مکین جو کھینچ کر کمان پانک سے مکین جو کھینچ کر کمان پانک سے</p>
<p>۴۳</p> <p>میں گئی یا مشک میں پانی مجھے لادو یا اب لب دریا کی مجھے راہ تادو</p>	<p>۴۴</p> <p>ہم اسکو کر بیٹے کر یہ ہی کام ہمارا اس لشکر سے ہو دیگا بڑا نام ہمارا</p>	<p>۴۵</p> <p>میں کیا کہوں اس دم جو جو حالت مروی اے پناہر ہی حقیقت سدا کی</p>
<p>۴۶</p> <p>میں نے فرمایا چاہیے تو زمان دو جاگہ دریا ہے جس میں تیرا جہاز کی پانی کو پانی پر نامان جہاز کی پانی کو پانی پر نامان</p>	<p>۴۷</p> <p>پانی کا لانا میں کچھ اتنا ہرام کے فضل جا رہو تو وقت اس سو کام ابوت کی جیسے ہر اتنا ہرام دوراں سے خاندان سے اور ہر کام</p>	<p>۴۸</p> <p>اتنا تو خیال آئی تو گوارا ہو سدا کے اتنا تو خیال آئی تو گوارا ہو سدا سے اتنا تو خیال آئی تو گوارا ہو سدا سے اتنا تو خیال آئی تو گوارا ہو سدا</p>
<p>۴۹</p> <p>پانی کے لیے خیمے سے روتی نکل آئی خاتون قیامت کی ہو پوتی نکل آئی</p>	<p>۵۰</p> <p>گر پانی کا دینا آغصن منظورین ہر پھر ایسا لوگو کو شہی بہت دورین ہر</p>	<p>۵۱</p> <p>کون آسے کیگا مرا احوال میں سے لاشے کو مرے کون آٹھا لایا کمان سے</p>
<p>۵۲</p> <p>دریا کی تاب بند رہا اور انکار پھر کوئی نہ رہی اور پانی تیرا بوجھا خاکم کو پونے دیا نہ ہر زمانہ شہید کے دادا کو دے میں لیا بار</p>	<p>۵۳</p> <p>ان باتوں کو سن کر کسے کسے سو آدھ سے نہ دیکھتا اور ایسا کو پھر کوئی نہ رہی اور پانی تیرا بوجھا خاکم کو پونے دیا نہ ہر زمانہ</p>	<p>۵۴</p> <p>لیکن جو حقیقت میں دیکھو تو نظموں سے لاشا اٹھایا نہ اٹھایا جب کوئی نہ رہی اور پانی تیرا بوجھا خاکم کو پونے دیا نہ ہر زمانہ</p>
<p>۵۵</p> <p>اک لوہی دیوار زہرہ پوشق تو ان ہر دریا پر مری جان گذشتہ کمان ہر</p>	<p>۵۶</p> <p>رحمت کی جہمی سے تو تیر نکالی پر میرے بھی کچھ ضمیر کی تدبیر نکالی</p>	<p>۵۷</p> <p>مظلوم گذشتہ میں بڑا نام ہوا تہنائی کے مرثیہ میں بڑا نام ہوا</p>

<p>تعلقہ جہاں جہاں جہاں جہاں جہاں ایک بار پلوتوں پر درخشاں ہو گیا در سحر کی بجائے جس کو اس سرور دلیلیہ نہ عاشق اشد ہو تم تاج تاج</p>	<p>تعلقہ اور یہ جو سخن آئے فرما اور حضرت کول لاش اٹھائے کو نہیں بولتا جب آنکا سر ہو گیا یہ فوج شہادت شہادتیں پر پڑتی خالوں قیامت</p>	<p>تعلقہ جہاں جہاں جہاں جہاں جہاں فرمایا جہاں جہاں جہاں جہاں جہاں جہاں جہاں جہاں جہاں جہاں جہاں جہاں جہاں جہاں</p>
<p>جو جن کی سزا زدی حضرت کی تھا جو ملک تم ہمارے وہی حکم خدا ہے</p>	<p>بھائی سے لکھائے کو بی آئی بھائی لاش کے اٹھائے کو علی آئی بھائی</p>	<p>مجروح ہو جب خاک یہ کھوڑا ہے لاش اٹھائے کی بھی تکلیف نہ دو گے</p>
<p>تعلقہ جہاں جہاں جہاں جہاں جہاں اور یہ جو آری شہ زدی سلجھا اشد یہ ظاہر ہے کوئی نہیں دیر عینا تو گوارا نہیں بن ایک اہل انسو میں ہر سر پر یہ دم کو ہلکا</p>	<p>تعلقہ جہاں جہاں جہاں جہاں جہاں جہاں جہاں جہاں جہاں جہاں جہاں جہاں جہاں جہاں جہاں جہاں جہاں جہاں جہاں جہاں</p>	<p>تعلقہ جہاں جہاں جہاں جہاں جہاں جہاں جہاں جہاں جہاں جہاں جہاں جہاں جہاں جہاں جہاں جہاں جہاں جہاں جہاں جہاں</p>
<p>حضرت سکھلاؤ دن میں ہی ہوتا ہے کہ تمہیں بھی پرانے دوسرا فرما ہے</p>	<p>جو دل میں گناہ ہو وہ یا شاہ نہ نکلا جان آئے زانو پر موی آہ نہ نکلا</p>	<p>ہاتھوں میں مرے اپنا علم دیکھو بھائی آس دن بھی گلدار بھی کھو بھائی</p>
<p>تعلقہ جہاں جہاں جہاں جہاں جہاں آقا پندہ وہ وقت نصیبتین فرما جب یہ اس سے بھی لاکھ خلک ہوا جہاں جہاں جہاں جہاں جہاں</p>	<p>تعلقہ جہاں جہاں جہاں جہاں جہاں جہاں جہاں جہاں جہاں جہاں جہاں جہاں جہاں جہاں جہاں جہاں جہاں جہاں جہاں جہاں</p>	<p>تعلقہ جہاں جہاں جہاں جہاں جہاں جہاں جہاں جہاں جہاں جہاں جہاں جہاں جہاں جہاں جہاں جہاں جہاں جہاں جہاں جہاں</p>
<p>دنیا میں تو مشہور ہوں شہ آسکین یعنی میں بھی کھلاؤ میں سقا کی گئے</p>	<p>کہ میں بھی مولاس یہ قرار ہے دین ہے شہدہ دغا نہیں کہ لاش پر مان بھی نہیں ہے</p>	<p>کیا جلد رسائی تری ہو وہی مر جا تک تو میرا گلدار ازل سے ہو ابد تک</p>

جہاں سے

<p>قلم جان سے زور کسب کی کتب مختصر توفیق سے ان اوصاف سے زور راہیہ کر عباس کی توفیق مسیحیہ دوم کپڑے کے گنا اور ان کی تباہی</p>	<p>قلم پیرت جھجھاتی نواب دیکھو جان کا علم کتب کی آٹھواں توفیق سے اس نیر کی آراہ سے جاؤ کربانی سے لاکے سکتے کو بیاد</p>	<p>قلم یاد ہو جوت کتب کی دفتر آسودہ ہو اور پیکر پانی پیکر کتب پانی میں کاندھ پیکر پون عرفی کردن سے لاکے</p>
<p>میں کیا کون اسدم پر جو حالت ستری کی میں خیمہ بستی ہوئی آئی ہوں کسی کی</p>	<p>مہم جاتھی اب گھوڑے کو بس نہر میں لو واری مجھے دریاے جالت سے نکالو</p>	<p>پانی بیوہ خاطر سے اب اس کتہہ مگر کی زور جو ہو میں عباس سے سقاہ مگر کی</p>
<p>قلم کھنڈے کھنڈے تری ایچہ دو کتا کاشیا کھنڈے کھنڈے کھنڈے کھنڈے اس وقت مجھے آئی زور سے توفیق زور میں کوفہ زور سے توفیق</p>	<p>قلم مہم سے کادور توفیق ستر آور اسد کو کورون کے دریا میں کاشیا اکو کاش سے مسکتے کتب کے توفیق جو دور میں توفیق سے توفیق</p>	<p>قلم عباس سے زور سے کما اور توفیق توفیق کھنڈے کھنڈے کھنڈے توفیق سے توفیق توفیق توفیق توفیق سے توفیق توفیق توفیق</p>
<p>وہ تو نہیں آسکتی پر خیمہ سے نکل کر کچھ کتا ہر تے سے تے نہیں لیجے چل کر</p>	<p>اب جنگ عدو فتح کیے آتے ہیں عباس اور شکر بستی کی لیے آتے ہیں عباس</p>	<p>ہو توف مجھے طعنہ مردم سے زیادہ اس وقت جالت ہے گرتے زیادہ</p>
<p>قلم توفیق کی توفیق توفیق توفیق زور کو توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق</p>	<p>قلم توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق</p>	<p>قلم جبار توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق</p>
<p>جون جو وہ کسانے رونی بہ نہایت بانو سے جالت مجھے ہوتی بہ نہایت</p>	<p>سب سے کون اللہ بے جو آیا ہو پانی عباس علی نہر سے لے آیا ہے پانی</p>	<p>بھنے سے سبت اب مجھے لغت ہو اسکی چار آکھیں بھی میں کر تین سکان کتہ</p>

<p>قطبہ پیرا سبھی بیٹوں کا دامن پر کھینچ کر بھجوانے سے اور فرزندوں کو کوئی آنا تو سچھلے شمشاد ہارن کو جلدی سے غرض کہیں پڑھتے وقت</p>	<p>قطبہ پہنچنا فنا دار کو کس زبان پر پڑھنا گو اور تو نہیں بھگوار تو ہر تائی اسی اگر اور اور اظہار اب کچھ بھی غرضت میں غرضت میں</p>	<p>قطبہ گھوڑے سے کہتے ہیں پھینچنے سے پہنچنے سے کہتے ہیں پھینچنے سے زور سے کہتے ہیں پھینچنے سے پہنچنے سے کہتے ہیں پھینچنے سے</p>
<p>حضرت کی محبت نے مجھے روک رکھا ہے آج کی اطاعت نے مجھے روک رکھا ہے</p>	<p>ہر طور سے یہ داغ جالی کا سینکے عباس علی جاہن بہا ب کچھ نہ کہیں گے</p>	<p>پہم حشر میں آئیں گے جو کھنڈ لیسے کرتے سیدان سے بس اب ہم پھر تیکہ نہ پھینکے</p>
<p>قطبہ یہ کہہ بیٹھے زور سے عباس دلاور جو داخل خیمہ ہوئے اگر تیرے غم عباس کی زور جو گری غرضت سے ہم کہنے لگی اور سبھی تیری تاب تیرا</p>	<p>قطبہ عباس کی زور خیمہ سے تیرے عباس کی زور خیمہ سے تیرے عباس کی زور خیمہ سے تیرے عباس کی زور خیمہ سے تیرے</p>	<p>قطبہ اس بات سے زور سے عباس دلاور اور زور سے عباس دلاور دہ آئیں اور کھنڈ لیسے کرتے اسی طرح غم کو روکی تیری</p>
<p>باہر نہیں لوٹدی ہو اطاعت سے بھاری یہ میری تباری ہو محبت تو تھاری</p>	<p>اب نہر کا رسہ تو تامل نہ کر دو تم ۶ صہ ہو بہت تنگ تسال نہ کرو تم</p>	<p>وہنی رضادتی ہو جس بوجھری کو یہ نہر ہی ہوں ہشتی عباس علی کو</p>
<p>قطبہ عباس کی تباری جو ان کی اجازت سے عباس کی تباری جو ان کی اجازت سے عباس کی تباری جو ان کی اجازت سے عباس کی تباری جو ان کی اجازت سے</p>	<p>قطبہ عباس کی تباری جو ان کی اجازت سے عباس کی تباری جو ان کی اجازت سے عباس کی تباری جو ان کی اجازت سے عباس کی تباری جو ان کی اجازت سے</p>	<p>قطبہ عباس کی تباری جو ان کی اجازت سے عباس کی تباری جو ان کی اجازت سے عباس کی تباری جو ان کی اجازت سے عباس کی تباری جو ان کی اجازت سے</p>
<p>شہزادہ نہ اب کہنے مجھ کشتہ علم کو سیدان کی رضادیکھ سقاہہ ہم کو</p>	<p>صد سہ ہو سیکندہ کی جواب کشتہ ہی کا کو شہر کی طرف کوچ ہو عباس علی کا</p>	<p>شوہر سے سوا کلم نہیں نورت کو کسی کا کیا وہلہ ہوز وہر عباس علی کا</p>

<p>۳۳۵ دو حصے ہونے سے کہیں کہیں پونچھ کر رہا ہے کسی کا پیر تھی گھاٹ کے رولے جو گھوڑے کی ارٹا کو کیا ہے یہ گھوڑے کو پیر</p>	<p>۳۳۶ کھلے گا یوں بڑھ کر پیر اس پانی پہنے ہوئے کو پیر فانم سے اسی پانی میں ہو چکا توڑے بھی پانی نہ تھے وہ پیر</p>	<p>۳۳۷ تبتون کو توڑ کر کیا اور تبتون کو اور تبتون یا فونٹ سے دریا کا تبتون کے گھوڑے کو پانی میں آدا پانی میں کی صید کر کر کا پیر</p>
<p>۳۳۸ بن پانی سکینہ کا کلاسو کہ رہا ہے اک مشک اگر پانی میں دو دو جا ہو تو پانی میں نہ رہے</p>	<p>۳۳۹ جب ہم میں سے بیان ہاں کسی کا نہ لیکھا اس دم بھین پانی جو لیکھا تو لیکھا تو پانی میں نہ رہے</p>	<p>۳۴۰ روئے لگا دو وقت تو قیر سکینہ انگھوں کے لئے پھر گئی تھو پیر سکینہ تو پانی میں نہ رہے</p>
<p>۳۴۱ کے لئے پیر سکینہ کا کلاسو کہ رہا ہے اک مشک اگر پانی میں دو دو جا ہو تو پانی میں نہ رہے</p>	<p>۳۴۲ بہ کو کسی گھوڑے میں نہ تھے لے پیر کو اس سے خود درلاور اداعہ یہ فرمایا کہ اگر وہ تم سب کو کر دینے تو جان کھول کے پیر</p>	<p>۳۴۳ پانی پیر سکینہ کا کلاسو کہ رہا ہے اک مشک اگر پانی میں دو دو جا ہو تو پانی میں نہ رہے</p>
<p>۳۴۴ تم یوں جو نہ دو گے تو بھین مار کے لو لگا پانی میں بھان زور سے تلوار کے لو لگا تو پانی میں نہ رہے</p>	<p>۳۴۵ پھر میرے بھی ہاتھوں گنوار کو دیکھو ابن اسد اللہ کی تلوار کو دیکھو تو پانی میں نہ رہے</p>	<p>۳۴۶ ہو چاؤس مجھے خیمہ سردار زمین تک تا پیر سکینہ کا کلاسو کہ رہا ہے تو پانی میں نہ رہے</p>
<p>۳۴۷ تو پیر سکینہ کا کلاسو کہ رہا ہے اک مشک اگر پانی میں دو دو جا ہو تو پانی میں نہ رہے</p>	<p>۳۴۸ پیر سکینہ کا کلاسو کہ رہا ہے اک مشک اگر پانی میں دو دو جا ہو تو پانی میں نہ رہے</p>	<p>۳۴۹ پیر سکینہ کا کلاسو کہ رہا ہے اک مشک اگر پانی میں دو دو جا ہو تو پانی میں نہ رہے</p>
<p>۳۵۰ پیر سکینہ کا کلاسو کہ رہا ہے اک مشک اگر پانی میں دو دو جا ہو تو پانی میں نہ رہے</p>	<p>۳۵۱ پیر سکینہ کا کلاسو کہ رہا ہے اک مشک اگر پانی میں دو دو جا ہو تو پانی میں نہ رہے</p>	<p>۳۵۲ پیر سکینہ کا کلاسو کہ رہا ہے اک مشک اگر پانی میں دو دو جا ہو تو پانی میں نہ رہے</p>

کلیاتِ مریضہ و لکھنؤ

نقشہ
 جب تیز کھانسی یا آواز گھبراہٹ
 مریض یا بکینڈ لگتا ہے تشنہ دارانی
 گھٹو سے لگا کر پانی کر کے کھانی
 میں کیا کیوں جب بھوک کی شکل میں
نقشہ
 دہلوانی کھانسی میں تھکان سے بھرا
 آواز پھیلانی لگتا تو تیز سوسا
 آنا تو نہیں دور ہو دیر یا کھانسی
 اب آواز وہ آواز قرار کیا جاوے

ریتی پھر گراماشق و شیدہ آسکینہ
 ہر مرتبہ کتنا تقابلی ہائے بسکینہ
 صدقے لگتی بجا بھی تو ابھی کھول نہ کر
 شہیر گیا ہر ترسے دالی کی خبر کو

نقشہ
 دروازہ پھینک کر کھنکھنے سے قطعاً
 ہونا چاہئے حضرت نے سنا نا نا خیر
 ہونا خواہ نا شاہ سے کھنکھنے لگے ہوا
 ہوا سے نہ پھر عباس دلاو
نقشہ
 یہاں پھینک کر کھنکھنے سے قطعاً
 ہونا چاہئے حضرت نے سنا نا نا خیر
 ہونا خواہ نا شاہ سے کھنکھنے لگے ہوا
 ہوا سے نہ پھر عباس دلاو

تشریف ملی لاکھ میں سپہ انگین بیٹا
 آتی ہر ہر آنکلی سے کان میں بیٹا
 چاک ابنا کر بیان کیے آتے ہیں شہیر
 پر خون و علم مشک پلے آتے ہیں شہیر

نقشہ
 جب تیز کھانسی سے تشنہ دارانی
 مریض یا بکینڈ لگتا ہے تشنہ دارانی
 گھٹو سے لگا کر پانی کر کے کھانی
 میں کیا کیوں جب بھوک کی شکل میں
نقشہ
 دہلوانی کھانسی میں تھکان سے بھرا
 آواز پھیلانی لگتا تو تیز سوسا
 آنا تو نہیں دور ہو دیر یا کھانسی
 اب آواز وہ آواز قرار کیا جاوے

کچھ خود کو دوسرے کو ہر مریض چھانی
 میدان سے عباس کی مہر مہرانی
 کبیر سے کما اپنی بھی منگوا سواری
 میری بھی درخیمہ پہ منگوا سواری

۱۰

<p>صفت ہندو کا بڑھاپا پر حرکت آجاتا تھا۔ چوں کہ اٹھتے تھے اس لئے جو ابھی نابالغ بچہ بلو کہتے تھے پاس میں نہ آئے تھے نہ کہ</p>	<p>حضرت کو چچا جان سے پاس نہ آئے</p>	<p>بالین پر وہ حضرت سے عجائبی نہ آئے</p>
<p>صفت نظروں سے چھو نہ دکھانا تھا تم کو تا بہتہ تو حضرت کے لیے آنا تھا تم کو چہاڑ کے پیچھے سے تو مل جانا تھا تم کو جب کہ کچھ آن کے پہنچانا تھا تم کو</p>	<p>جو کہ نہ گئے آ کے ملاقات کسی سے</p>	<p>شہر آئے یہ تم دختر فرزند ہلی سے</p>
<p>صفت بین کو نہ لگتی وہ سبکس و بھنگ افسانہ کو باندھ کے آیا علی آئبر دیکھیں اب حضرت اکبر نبیان کو</p>	<p>بلاؤ کا کلیجہ جو اب اور داغ پسر ہے</p>	<p>فردوس کا ہمشکل پیمبر کا سفر ہے</p>